اسلامی بین الاقوامی تنظیمات کی قراردادیں

(گذشتہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں بین الاسلامی تنظیموں کی چار اہم کانفرنسیں منعقد ہوئی ہیں۔ ایک قاہرہ میں، دو مکہ معظمہ میں اور ایک عمان (اردن) میں۔

۱۔ قاہرہ میں اس کا اہتمام مجمع البحوث الاسلامیہ نے کیا۔

۲۔ مکہ معظمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام بین الاسلامی تنظیموں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں درج ذیل تنظیموں نے حصہ لیا۔

۱۔ مؤتمر عالم اسلامی، (کراچی۔ پاکستان)۔

۲۔ افرو ایشیائی اسلامی تنظیم، (جاکارتا۔ انڈونیشیا)۔

۳۔ المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامیہ، (قاہرہ)۔

۴۔ المؤتمر الاسلامی العام لشؤون فلسطین، (عمان)۔

۵۔ رابطہ عالم اسلامی، (مکہ معظمہ)۔

۳۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کا اجلاس، (مکہ معظمہ)۔

۴۔ اسلامی محاذ، (عمان۔ اردن)

عمان میں اسلامی محاذ کے زیر اہتمام معراج کی تقریبات کے موقع پر کانفرنس منعقد ہوئی ہے، اس میں مندرجہ بالا تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس لیے یہ کانفرنس جملہ کانفرنسوں میں کامیاب ترین رہی۔ اور اس نے ان چاروں کانفرنسوں کی قراردادوں کی تائید و توثیق کی ہے۔ ان قراردادوں میں سب سے اہم قرارداد یہ ہے کہ شرق اوسط کے المیے کا مداوا جہاد ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی اور عمان کے اسلامی محاذ کی اہم قراردادوں کا ترجمہ و تلخیص پیش خدمت ہے)

(۱)

قراردادھائے

رابطۃ العالم الاسلامی، مکہ مکرمہ

مسئلہ فلسطین

رابطہ عالم اسلامی کی مجلس اساسی اس بات کا پُرزور اعلان کرتی ہے کہ عالمِ اسلام اس وقت تک ہرگز چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کہ وہ فلسطین کے اسلامی علاقے کا آخری انچ تک آزاد نہیں کرائے گا خواہ اس کے لیے اسے کتنے ہی مصائب برداشت کرنے پڑیں، اور قربانیاں پیش کرنی پڑیں۔ جب تک یہ علاقہ آزاد نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس علاقے میں امن قائم ہونا محال ہے۔ اور مسلسل صہیونی جارحیت کی بنا پر ہم بھی دائمی طور پر جہاد جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ حق باطل پر غالب آجائے۔

— مجلس اساسی جہاد فلسطین کی ان ساری قراردادوں کی پوری پوری تائید کرتی ہے جنہیں عالمی اسلامی تنظیموں کی کانفرنس منعقدہ مکہ معظمہ اور مجمع البحوث الاسلامیہ کی کانفرنس نے جو ۱۴ رجب ۱۳۸۸ھ کو قاہرہ میں منعقد ہوئی تھی۔

— مجلس اساسی اُن حلقوں کے خلاف بھی شدید احتجاج کرتی ہے، جو عربوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں اور انہیں اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کر لیں، بجائے اس کے کہ وہ ۵ جون کی جنگ میں غصب شدہ علاقے کا مطالبہ کریں۔

——— مجلسِ اساسی کی قطعی رائے یہ ہے کہ صہیونیوں کے خلاف مسلسل جہاد جاری رکھا جائے یہاں تک کہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ اس غرض کے لیے درج ذیل امور پر عمل پیرا ہونا بھی ضروری ہے:

۱۔ جہاد کے لیے ہمیں اپنی مادی اور معنوی ساری قوتوں کو یکجا کر لینا ضروری ہے۔ جس کے لیے مجلسِ اساسی اسلامی ممالک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنے سارے اسباب و وسائل کو مجتمع کرنے کے اقدامات کریں۔

۲۔ ہماری افواج میں اسلامی اخلاق و کردار اور اسلامی روح کو اُجاگر کیا جائے تاکہ ہماری افواج صحیح اسلامی عساکر کا نمونہ پیش کریں، اور اللہ کی راہ میں جان سپاری کے جذبے سے لبریز ہوں۔

۳۔ تحریک آزادی فلسطین (الفتح۔ العاصفہ) کے جہاد کی پُشت پناہی کی جائے، نیز ان کو اس طرح منظم و مرتب کر دیا جائے کہ ان کا جہاد صحیح معنوں میں جہاد اسلامی شمار ہو۔

۴۔ سعودی عرب کی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ ان اہم اسلامی مسائل کے حل میں پُورا پُورا حصہ لے، اور اللہ کی خوشنودی اور مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق مسلسل جدوجہد جاری رکھے۔

—— یہودیوں کو فینٹم طیارے دینے کے بارے میں امریکی پالیسی پر یہ مجلس شدید احتجاج کرتی ہے۔ اور اسلامی ممالک کے خلاف استعمال کیے جانے والے دوسرے اسلحہ کی ترسیل پر بھی شدید اضطراب کا اظہار کرتی ہے ان احتجاجات کو برقیے کی شکل میں امریکی صدر کو روانہ کیا جائے گا۔

مجلس اپنے سابقہ (نویں) اجلاس کی قراردادوں کی تجدید و توثیق کرتے ہوئے اس رائے کا حتمی اظہار کرتی ہے کہ اسلامی ممالک کو اسرائیل اور صہیونیوں کا پورا پُورا مقاطعہ کرنا چاہیے۔ اور ان اقدامات سے پیشتر آپس میں ضروری صلاح و مشورہ بھی ہو جانا چاہیے، تاکہ یہ مقاطعہ دُوررس نتائج کا حامل ہو۔

اور ہم ان ممالک سے بھی امید رکھتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی صورت میں اسرائیل کو تسلیم کر رکھا ہے، کہ وہ جلد از جلد اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیں اور اس سے تعلقات ختم کر دیں۔

مجلس اساسی اس بات کی بھی اپیل کرتی ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے پروپیگنڈے کا سد باب کیا جائے کیونکہ یہ ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں میں بددلی اور مایوسی پھیلا رہے ہیں۔

مجلس اسلامی ممالک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اسرائیل کے بارے میں اپنے فرض کو پہچانیں اور تساہل کے بجائے عملی اقدام کریں، جس کے لیے وہ اپنے ہاں جبری فوجی بھرتی اور لازمی عسکری تربیت رائج کریں۔

اتحادِ عالمِ اسلامی

اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لیے چونکہ اجتماعی جدوجہد ضروری ہے، جو اتحادِ عالمِ اسلامی کے بغیر

ممکن نہیں، اور رابطہ عالم اسلامی نے اس نقطۂ نظر کی روشنی میں جہاں تک ممکن ہو سکا مسلمانوں کے معاملات و حالات کا جائزہ لیا، ان کے دلوں کو ٹٹولا، اور یہ پیغام جہاں کہیں بھی پہنچا مسلمانوں نے اسے دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہی اور اس کی پوری پوری تائید کی۔ لہٰذا موجودہ صورتِ حال میں جبکہ عالمِ اسلام گوناگوں مسائل میں گھرا ہوا ہے مجلس اساسی کی رائے میں یہی وہ وقت ہے جس میں سربراہانِ عالمِ اسلام کی کانفرنس منعقد ہونی چاہیے۔

مخالفانہ پروپیگنڈا

رابطہ کے سکرٹریٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلم عوام کو کمیونسٹوں اور ملحدوں کی سرگرمیوں اور پروپیگنڈوں سے خبردار کرتا رہے، اور انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتا رہے کہ وہ اپنے جملہ ممکنہ وسائل سے ان کا سدِباب کریں۔

(۲)

محاذ اسلامی، اُردن کی قراردادیں

۱۔ یہ کانفرنس مسلمانوں کو آگاہ کرتی ہے کہ صہیونیوں کی جارحانہ کارروائیاں فلسطین تک محدود نہیں ہیں گی بلکہ ان کی نظریں سارے عالمِ اسلام پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشانات تک محو کر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطرناک ترین دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔

۲۔ صہیونی جس ڈھٹائی سے مسلسل مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں، اور ان کے مقدس مقامات میں من مانی تبدیلیاں کر رہے ہیں، خاص طور پر جو کچھ انہوں نے بیت المقدس اور الخلیل میں کیا ہے، یہ اقدامات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ وہ عنقریب فلسطین کے علاوہ سارے عالمِ اسلام میں شعائر اللہ کو پیوندِ خاک کرنے کے عزائم رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ کانفرنس دنیا کے مسلمانوں سے اور اسلامی حکومتوں سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان مقدس مقامات اور سرزمینِ فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے اجتماعی جدوجہد کریں۔

۳۔ عربوں کی شکست پر ہم اب جو کڑوے گھونٹ پی رہے ہیں ان کا حقیقی سبب یہ تھا کہ ہم نے یہ جنگ نظریہ اسلامی کی بنیاد پر نہیں لڑی تھی، حالانکہ مسئلہ فلسطین خالص اسلامی اور سارے مسلمانوں کا مسئلہ تھا تاریخ

سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہماری زندگی، ترقی اور کامیابی کا واحد سرچشمہ نظریۂ اسلامی ہی تھا جس کی بنیاد پر ہم نے ہر جارح اور غاصب کا منہ توڑ جواب دیا۔ اس لیے یہ کانفرنس عربی اور اسلامی دنیا کو اس اصل حقیقت کی طرف پوری طرح متوجہ کرتی ہے۔

۴۔ اس کانفرنس کی قطعی اور محکم رائے یہ ہے کہ جس المیے کے نتیجے میں سرزمین فلسطین اور مسجد اقصیٰ تک غصب کر لی گئی ہے، اس کے بعد اب مسلمانوں کے پاس اور کوئی بھی ایسا عذر باقی نہیں ہے کہ وہ اس نزاع کا جہاد کے سوا کوئی اور حل تلاش کریں۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم غاصبوں سے فلسطین کا ایک ایک انچ آزاد کرا دیں اور صہیونیت کے آثار کا خاتمہ کر دیں۔

یہ کانفرنس مسلمانوں کو اس جہادِ مقدس کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ہی عربی و اسلامی حکومتوں سے بھی یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لیے پوری پوری سہولتیں مہیا کریں جو اس اسلامی فریضہ کو ادا کرنے کے لیے اپنی خدمات پیش کریں۔

۵۔ یہ کانفرنس عربی و اسلامی حکومتوں سے پوری دلسوزی کے ساتھ یہ اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے ہاں ایسی پارٹیاں بنانے کی دوبارہ اجازت دے دیں جن کی بنیاد نظریہ اسلامی پر ہو تاکہ وہ اسلامی تنظیمیں ان مخرب اخلاق نظریات کی بیخ کنی کریں، ان تباہ کن عوامل کو بے نقاب کریں اور استعمار کی ریشہ دوانیوں کا سدِباب کریں جن کی بنا پر ہمیں اس المیے سے دوچار ہونا پڑا۔ ہم یہ بھی اپیل کرتے ہیں کہ تساہل کی پالیسی چھوڑ کر ٹھوس سیاسی اقدامات کیے جائیں تاکہ جہادِ اسلامی کے لیے قوم کی مجموعی قوت بروئے کار آسکے۔

۶۔ عالمِ اسلام کے بعض حصوں میں مسلمان آپس ہی میں دست و گریباں ہیں، بالخصوص یمن اور شمالی عراق کے حصوں میں۔ یہ کانفرنس ان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ کتاب و سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خون سے ہولی نہ کھیلیں، بلکہ وہ آزادئ فلسطین کے لیے اپنی قوتیں صرف کریں، اور اس مقدس سرزمین کی واگزاری کے لیے اپنا خون بہائیں۔

یہ کانفرنس عالمِ اسلام کے سربراہوں سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لا کر ہر ممکن طریقے سے ان داخلی جھگڑوں کو ختم کرائیں جن سے اس وقت امتِ مسلمہ دوچار ہے۔

۷۔ یہ کانفرنس عربی و اسلامی ممالک سے پُرزور اپیل کرتی ہے کہ آپس کے تعلقات کو مضبوط تر کرنے کے لیے سیاسی اقتصادی، عسکری اور ثقافتی میدان میں وسیع پیمانے پر روابط قائم کریں، تاکہ اتحاد عالم اسلامی کے لیے فضا ہموار ہو سکے۔ موجودہ سنگین حالات کا تقاضا ہے کہ عالم اسلام کے سربراہوں کی کانفرنس بھی جلد از جلد منعقد کی جائے۔

۸۔ یہ کانفرنس مجاہدین کی جاں سپاری کے جذبہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور سرزمین فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے وہ جس عزم و ہمت سے قربانیاں پیش کر رہے ہیں یہ جذبہ ان کے صادق ایمان کی نشان دہی کرتا ہے۔ جہاں یہ کانفرنس ان مجاہدین کو زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے، وہاں سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ وہ ان مجاہدین کی ہر طرح کی مادی و اخلاقی مدد کریں، اور شہدا کے پسماندگان کی کفالت کریں۔

۹۔ یہ کانفرنس رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی اور بین الاسلامی تنظیموں کی کانفرنس منعقدہ مکہ مکرمہ، اور مؤتمر البحوث الاسلامیہ منعقدہ قاہرہ کی قراردادوں کی تائید و توثیق کرتی ہے۔

۱۰۔ مسیحی دنیا کو بھی ہم اس بات سے آگاہ کرتے ہیں کہ صہیونیوں کے خوفناک عزائم صرف اسلامی تہذیب کا خاتمہ کرنے تک ہی محدود نہیں ہیں، بلکہ ان کے منصوبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ عیسائی تہذیب بلکہ جملہ انسانی اقدار کا بھی جنازہ نکال دیں۔ عیسائیوں کے بارے میں تو وہ روز اول ہی سے خار کھائے بیٹھے ہیں، اور ان کے خلاف ان کے دل کینہ و حسد سے لبریز ہیں۔

اس لیے یہ کانفرنس ان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ عالمی صہیونی ریشہ دوانیوں سے پوری انسانیت کو محفوظ رکھنے کے لیے اجتماعی جدوجہد کریں۔

۱۱۔ صورتِ حال اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کے لیے عملی کام کرنے والی طاقتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر لیا جائے۔ اس لیے ہم اسلامی ممالک سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ہاں اسلام پسند پارٹیوں پر عائد کردہ پابندیوں کو ختم کر دیں، ان کے لیڈروں کو رہا کر دیں، اور اس سخت ابتلاء کے وقت انہیں اجتماعی جدوجہد میں شامل ہونے کی اجازت دیں۔ کیونکہ بالخصوص نظریۂ اسلامی ہی ایک ایسی قوت ہے جس کی بنا پر صہیونی تحریک کو کچلا جا سکتا ہے

اس لیے یہ کسی طرح بھی صحیح نہ ہوگا کہ ہم نظریۂ اسلامی کی علمبردار تحریکوں پر پابندیاں عائد رکھیں اور ان کے

رہنماؤں کو پابہ زنجیر رکھیں۔

۱۲۔ کانفرنس میں شامل وفود نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اسلامی ممالک میں لاکھوں ایسے جری اور بہادر نوجوان موجود ہیں جو اس مقدس جہاد میں شامل ہونے کے لیے بے تاب ہیں، اور اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ ان باصلاحیت نوجوانوں کی کثیر تعداد کو بڑی آسانی سے جمع کیا جا سکتا ہے۔

اس لیے یہ کانفرنس ان عرب ممالک سے امید رکھتی ہے جن کی سرحدیں اسرائیل کے ساتھ ملتی ہیں کہ وہ ایسے مجاہدین کو اس مقدس معرکہ میں شامل ہونے کے لیے ضروری سہولتیں مہیا کریں۔

۱۳۔ عالمی اسلامی تنظیمات نے اردن کے محاذِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اس طرح جمع ہونے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اور اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس محاذ سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیے تاکہ یہ پوری دلجمعی اور جانفشانی سے اسلامی سپرٹ کو اُجاگر کرنے اور مسلم قوتوں کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کر سکے۔

آخر میں یہ بھی طے پایا کہ کانفرنس میں شامل ارکان اُردن کے محاذ اسلامی کے باقاعدہ ممبر ہونگے، اور ان کے ساتھ رابطہ قائم رہے گا۔